مضمون نمبر۲

تبلیغی جماعت کے موجودہ حالات کے پیش نظر
ایک استفتاء اور اس کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں

محمد زید مظاہری ندوی

استاذِ حدیث وفقہ

دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

تبلیغی جماعت کے موجودہ حالات کے پیش نظر
ایک استفتاء اور اس کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں

محمد زید مظاہری ندوی
استاذ حدیث وفقہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اور مفتیان دین متین مسئلۂ ذیل کے متعلق کہ:

آج کل تبلیغی جماعت کے درمیان امارت وشوریٰ اور دیگر امور کے تعلق سے جو اختلافات چل رہے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں ہیں، اِن اختلافات کی بنا پر دونوں طرف سے آنے والی جماعتیں جو کہ اللہ کے مہمان ہیں، ان سے اس حد تک بدتمیزی کی جاتی ہے کہ مسجدوں سے نکالا جاتا ہے، سامان پھینک دیا جاتا ہے، بعض جگہ مار پیٹ تک کی بھی نوبت آئی ہے، لہٰذا جماعتوں کے ساتھ اختیار کئے جانے والے اس طرح رویہ کے متعلق دو باتیں آپ علمائے کرام سے دریافت کرنی ہے، جو درج ذیل ہیں:

(۱) اس طرح کا رویہ اختیار کرنے والے یعنی مسجدوں سے نکالنے والے شرعاً کس حکم میں داخل ہوں گے؟

(۲) ان جماعتوں کے استقبال اور ان کے مسجدوں میں ٹھہرنے کے متعلق مسجد کی انتظامیہ اور دیگر مصلیان کیا رُخ اختیار کریں؟

کیا یہ مناسب ہوگا کہ کچھ شرائط طے کردی جائیں، مثلاً یہ کہ: ''جماعتیں اختلافی اور متنازعہ باتوں سے مکمل احتراز کرتے ہوئے اپنے صحیح نہج یعنی چھ صفات کے دائرے میں بیان کریں، دیگر کسی بھی جگہ کی دعوت نہ دیں، نہ صراحۃً نہ اشارۃً، نہ ہی ایسی شخصیات کا تذکرہ کریں، جو اختلاف کا باعث بنیں''

قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیلی جواب کے متمنی وخواستگار ہیں، بیّنوا وتوجروا، جزاکم اللہ خیرا الجزاء. (المستفتی مصلیان مسجد)

الجواب: حامداً ومصلیاً، وباللہ التوفیق.

تبلیغی جماعت خالص دینی جماعت ہے، اس جماعت کے افراد اپنی اصلاح کے لئے نیز دوسروں میں دینی بیداری کے لئے اللہ کے راستے میں نکلتے ہیں، اور نظام کے تحت مختلف اوقات میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف آنے کی دعوت دیتے ہیں، اور اپنے ایمان کو پختہ کرنے نیز اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں پورے دین کو نافذ کرنے کے لئے چھ صفات پر عمل کرنے کی محنت کرتے ہیں، یہ اس جماعت کے بنیادی مقاصد ہیں، جن کو حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ نے خود اپنے ملفوظات میں بیان فرمایا ہے۔

اور یہ وہ باتیں ہیں جن کی خود قرآن پاک میں ہدایت کی گئی ہے اور ان کاموں کے کرنے والوں کی تعریف کی گئی ہے، چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے: وَمَنْ أَحْسَنُ قَولاً مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحاً. (سورہ حم سجدہ، پ۲۴)

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلاَ تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ، إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ. (سورہ بقرہ، پ۲)

الحمد للہ! جتنے بھی اصحابِ تبلیغ ہیں وہ انہی مقاصد کے تحت کام کرتے ہیں اور انشاء اللہ کرتے رہیں گے ..... بدقسمتی سے اس جماعت کے بعض اکابر اور ذمہ داروں میں مختلف وجوہ اور اسباب کی بنا پر کچھ اختلافات ہوگئے جس کی وجہ سے گویا پوری جماعت دو حصوں میں تقسیم ہوگئی، اور نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ اگر چہ ہمارے بڑے تو ایسے نہیں اور نہ ہی ان کی ایسی ہدایت ہے، لیکن بڑوں کے چھوٹے اور ان کے ہمنوا جذبہ اور جوش

میں آ کر حدود سے تجاوز کرنے لگے، جس کی وجہ سے نوبت یہاں تک پہنچ گئی جس کا سوال میں ذکر کیا گیا کہ ایک دوسرے کی ایذاء رسانی کے درپے ہوگئے، اپنی ہی جماعت کے ان ساتھیوں کو جو ہماری فکر سے ہم آہنگ اور ہم خیال نہ ہوں ان کو مسجدوں سے نکالنے لگے، نوبت مار پیٹ اور سامان پھینکنے تک آ گئی، اس طرح کے واقعات مختلف علاقوں سے بکثرت سننے میں آ رہے ہیں، **انا للّٰہ و انّا الیہ راجعون**۔

اگر کوئی تبلیغی جماعت دینی مقاصد کے تحت ہی سابقہ معمول کے مطابق کسی مسجد میں قیام کرنا چاہتی ہے تو مقامی لوگوں کی طرف سے پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ ہمارے ہم فکر و ہم خیال ہو یا نہیں؟ اگر نہیں تو مسجد میں ٹھہرنے، دینی بات کرنے، گشت کرنے اور تشکیل کرنے کی بھی اجازت نہیں، اس طرح دینی کام کرنے والوں میں باہم تفریق اور دراڑ بڑھتی جا رہی ہے، اور باہم ضد و تکرار کی وجہ سے فتنہ کی آگ بھی بھڑکتی جا رہی ہے، جس سے دین و اسلام اور تبلیغی کام اور ہم سب کو ہر طرح کا نقصان پہنچ رہا ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کی ہر شر اور فتنہ سے حفاظت فرمائے۔

اس موقع پر ہم سب کو دین و شریعت کے اس پہلو سے سوچنا چاہئے کہ فکر و نظر کا اختلاف اپنی جگہ پر، ہم سب تو اپنے اور ایک دوسرے کے بھائی ہیں، بنیادی مقاصد میں ہم سب متحد ہیں اور دینی مقاصد کی تکمیل کے لئے ہم سب کوشاں ہیں، مساجد سب اللہ کی ہیں، ان میں صرف اللہ ہی کی عبادت کی جاتی ہے، دعوت الی اللہ کا کام کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے خود تعریف فرمائی ہے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ فَاصْلِحُوْا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ، وَاتَّقُوْا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. (سورہ حجرات، پ۲۶)

ترجمہ: مسلمان سب بھائی بھائی ہیں، اس لئے ان کے درمیان تعلقات اچھے بناؤ، اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کا معاملہ کیا جائے۔

أَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ أَحَداً. (سورہ جن، پ۲۹)

ترجمہ: بیشک مسجدیں سب اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں، اس لئے اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت مت کرو۔

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحاً. (سورہ حم سجدہ، پ۲۴)

ترجمہ: اور اس شخص سے بہتر بات کس کی ہوگی جو اللہ کی طرف دعوت دے اور نیک عمل کرے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے جن بندوں کی تعریف فرمائی ہے بیشک وہ ہمارے لئے بھی قابلِ قدر ہونا چاہئے اور ہمارا برتاؤ بھی ان کے ساتھ قدر دانی اور محبت و عظمت کا ہونا چاہئے، ایسے لوگوں کو مساجد میں نہ ٹھہرنے دینا، مسجد سے نکلنے پر مجبور کرنا، سامان پھینکنا، آپس میں تفریق ڈالنا یہ سب تو کافروں، منافقوں اور دشمنانِ اسلام کے کام ہیں، قرآنِ پاک میں تفریق بین المؤمنین اور اللہ کے راستہ میں روڑا بننا اور اللہ کے راستہ سے روکنا، مسجدوں میں نہ ٹھہرنے دینا، نکالنا، کافروں اور منافقین کا کام بتلایا گیا ہے، چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

(۱) وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا الْحُسْنىٰ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكَاذِبُوْنَ. (سورہ توبہ، پ۱۱)

(۲) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. (سورہ حج، پ۱۷)

(۳) قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَام. (سورہ بقرہ، پ۲)

نیز حق تعالیٰ کا فرمان ہے: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهُ وَسَعىٰ فِيْ خَرَابِهَا. (سورہ بقرہ، پ۱)

ترجمہ: اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں پر اس بات کی بندش لگا دے کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے، اور ان کو ویران کرنے کی کوشش کرے۔

غور کرنے کی بات یہ ہے کہ غصہ اور جذبہ و جوش میں آ کر اور اپنے نفس و شیطان سے مغلوب ہو کر اگر ہم امامِ مسجد یا کسی عالمِ دین یا کسی دینی اور تبلیغی جماعت کے افراد کے ساتھ ذلت آمیز سلوک کرنے لگیں یا ان کو مسجد میں بجائے ٹھکانا دینے کے ان کو نکلنے پر مجبور کرنے لگیں تو یہ طرزِ عمل تو خود ہمارے بنیادی مقاصد اور بنیادی اصول کے خلاف ہے کیونکہ ہمارے چھ اصولوں اور چھ صفات میں چوتھا بنیادی اصول اکرامِ مسلم ہے،

جس کی روشنی میں ہم دنیا والوں کو یہ سبق دیتے اور حضور ﷺ کا یہ پیغام سناتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

ليس من أمتي من لم يبجل كبيرنا ويرحم صغيرنا ويعرف عالمنا. (ترغیب عن احمد، فضائل تبلیغ فصل سادس، ص ۶۲۵)

من لم يرحم صغيرنا ولم يؤقر كبيرنا ولم يبجل علمائنا فليس منا. (ملفوظات حضرت مولانا محمد الیاس صاحب: ص ۱۱۲)

ترجمہ: جو ہمارے بڑوں کی تکریم نہ کرے، چھوٹوں پر شفقت نہ کرے، علماء کی توقیر و تعظیم نہ کرے، اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں، ہم اس سے بالکل بیزار اور بے تعلق ہیں۔

رسول اللہ نے فرمایا جو بوڑھوں کی قدر و منزلت کرے ان کو راحت پہنچائے تو جب وہ بوڑھا ہوگا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو اس کی قدر و منزلت کریں گے، اور اس کی راحت رسانی کی فکر کریں گے، اور جو بوڑھوں کی توہین و تذلیل کرے اور ان کو ایذاء پہنچائے تو جب وہ بوڑھا ہوگا تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو اس کی توہین و تذلیل کریں گے، اور اس کو اذیت پہنچائیں گے۔ (ترمذی شریف)

جماعت میں نکلنے والے یا تو ہم سے بڑے اور بوڑھے ہیں یا چھوٹے اور نوجوان، اگر بڑے ہیں تو تکریم و تعظیم اور خدمت کے مستحق ہیں، چھوٹے ہیں تو شفقت و محبت کے مستحق ہیں، یہ ہمارے نبی ﷺ کا دیا ہوا سبق اور ہماری جماعت کا بنیادی اصول ہے، ہم کیوں اس کو بھول گئے، اللہ تعالیٰ نے ہماری صفات بیان فرمائی ہیں کہ ہم سب ایک جسم، سیسہ پگھلائی ہوئی دیوار کی طرح ایک دوسرے کے بھائی ہیں، دشمنوں کے مقابلہ میں ہم سخت ہیں لیکن آپس میں ہم ہمدرد اور رحمدل ہیں، ایک دوسرے کو بھلی باتوں کا حکم کرتے اور برائیوں سے منع کرتے ہیں، چنانچہ حق تعالیٰ نے ہمارے یہ اوصاف بیان فرمائے ہیں: كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ. (سورہ صف، پ ۲۸) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ. (سورہ حجرات، پ ۲۶)

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ. (سورہ فتح، پ ۲۶)

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ. (سورہ توبہ، پ ۱۱)

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی جو صفات اور خوبیاں بیان فرمائی ہیں ان نازیبا حرکتوں کی وجہ سے ہم کیوں اپنے آپ کو ایمانی صفات سے محروم کر رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: لَا تَسُبُّوْا الدِّيْكَ فَإِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَلوٰةِ. (ابوداؤد، کتاب الادب، حدیث ۵۱۰۱، ص ۶۹۸، ج ۲)

ترجمہ: مرغ کو برا بھلا مت کہو کیونکہ وہ صبح کے وقت لوگوں کو نماز کے لئے جگاتا ہے۔

ایک مرتبہ ایک صحابی کو ایک پسّو نے کاٹ لیا وہ اس کو برا بھلا کہنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو برا بھلا مت کہو اس نے ایک پیغمبر کو نماز کے لئے جگایا تھا۔ **أن النبي ﷺ قال رجل قَرَصَتْهُ بُرْغُوْثَةٌ فَسَبَّهَا: "لَا تَسُبُّهَا" فانها أيقظت نبياً من الأنبياء للصلوٰة.**

(جمع الفوائد، کتاب الادب، حدیث ۲۶۵۴ ص ۲۶۶، ج ۲، مجمع الزوائد ص ۷۷، ج ۸)

ایک روایت میں ہے ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے خدمت کے لئے خادم (غلام) مانگا، آپ نے دو غلاموں میں سے اُس غلام کو اہتمام سے دیا جو نمازی تھا، اور حضرت علیؓ کو ہدایت کی کہ اس کو مارنا نہیں، کیونکہ میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد ص ۴۳۳، ج ۴)

منتخب احادیث میں بھی نماز کے بیان میں حدیث نمبر ۹ میں یہ روایت مذکور ہے۔

تبلیغی تحریک کی یہ چلتی پھرتی تمام جماعتیں دعوت الی اللہ کا کام کر رہی ہیں، جو نماز کا خود بھی اہتمام کرتی ہیں اور دوسروں کو بھی نماز کے لئے کہتی ہیں، اس لئے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق سب جماعتیں ہمارے لئے قابلِ قدر ہیں، ان کے ساتھ توہین آمیز سلوک کرنا رسول اللہ ﷺ کے حکم کے خلاف ورزی کرنا ہے، اس لئے تمام تبلیغی احباب سے گزارش ہے کہ انتظامی امور میں خواہ وہ کسی بھی فکر و نظر سے تعلق رکھتے ہوں، امارت والے ہوں یا شوریٰ والے، سب آپس میں مل جل کر کام کریں، جماعت میں آنے والے حضرات سب اللہ کے اور ہمارے مہمان ہیں، ان کی خدمت ہمارے لئے بڑی سعادت کی بات ہے اس لئے ہم تمام جماعت میں آنے والوں کو مسجد میں قیام کرنے اور کام کرنے کا موقع